سوال

بارش کی وجہ سے ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کیا لیکن۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

بحوث العلماء والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے سامنے یہ افتاء آیا کہ لوگوں نے ظہر اور عصر کی نمازوں اور عشاء ومغرب کی نمازوں کو بارش کی صورت میں جمع تقدیم سے ادا کیا لیکن پھر بارش رک گئی توکیا اس صورت میں عصر اور عشاء کی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا ہوگا یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے استفتاء پڑھنے کے بعد درج ذیل جواب دیا:

اہل علم نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ بارش جس سے کپڑے بھیگیں اور جس میں باہر نکلنے میں مشقت ہو تو اس کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھا جاسکتا ہے کپڑے بھگو دینے والی بارش میں عشاء کو مغرب کے ساتھ جمع کرکے پڑھنے کے جواز پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ کیونکہ ابو سلمہ عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ''سنت یہ ہے کہ بارش کے دن مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرکے ادا کرلیا جائے۔'' (رواہ الاثرم) اور موطا میں روایت ہے کہ:

((ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء فی لیلۃ مطیرۃ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بارش والی رات مغرب وعشا کی نمازوں کو جمع کرکے ادا فرمایا۔''

ظہر وعصر کے جمع کرکے ادا کرنے کے جواز میں اہل علم میں اختلاف ہے بعض نے اسے جائز قرار دیا اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے حسن بن وضاح نے موسیٰ بن عقبہ س انہوں نے نافع اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بارش کی وجہ سے ظہر وعصر کو جمع کرکے ادا فرمایا' اس قول کو ماضی اور ابو الخطاب نے اختیار کیا ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی یہی ہے اور بعض اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے ظہر اور عصر کو جمع کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ جواز صرف مغرب وعشاء کے بارے میں ہے۔ کیونکہ ان نمازوں میں مشقت زیادہ ہوتی ہے۔ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ مغنی میں فرماتے ہیں۔ کہ ظہر وعصر کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ اثرم بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ سے بارش میں ظہر وعصر جمع کرکے پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا''میں نے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی'' ابو بکر بن حامد اور امام مالک کا یہی قول ہے۔ پھر اس کے بعد ابن قدامہ نے ان دونوں نمازوں کو جمع کرکے ادا کرنے کے جواز کے قول کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہمارے لئے جمع کرنے کی دلیل ابو سلمہ کا قول ہے۔ اور اجماع بھی صرف مغرب وعشاء کے جمع کرنے کے بارے میں ہے اور ظہر وعصر کو جمع کرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے یہ حدیث صحاح

وسنن میں موجود بھی نہیں ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ میں نے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی بھی اس بات پر دال ہے کہ یہ حدیث کچھ نہیں ہے۔ ظہر و عصر کو مغرب و عشاء پر قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان نمازوں میں اندھیرے اور نقصان کے اندیشے کی وجہ سے مشقت ہوتی ہے نیز انہیں سفر پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سفر میں قافلہ کے چلنے اور ساتھیوں کے بچھڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہاں اس قسم کا کوئی اندیشہ موجود نہیں ہے۔

دو نمازوں کو جمع کرنے کی صحت کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ پہلی نماز کے افتتاح واختتام اور دوسری کے افتتاح کے وقت کوئی ایسا عذر موجود ہو۔ جس کی وجہ سے جمع کرنا جائز ہو۔ اگر تکبیر تحریمہ کے بعد وہ عذر ختم ہوجائے جو پہلی نماز کے افتتاح واختتام اور دوسری نماز کے افتتاح کے وقت موجود تھا تو باقی نماز میں اس عذر کی عدم موجودگی باعث مضرت نہ ہوگی تو اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ظہر و عصر کو جمع کرکے ادا کرنے کے جواز کے قائل ہیں۔ ان کے بقول نماز عصر اور اسی طرح مغرب و عشاء کو جمع کرکے ادا کرنے والوں کو اس وقت نماز عشاء کے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تکبیر تحریمہ کے بعد عذر ختم ہوگیا ہو کیونکہ تکبیر تحریمہ کے وقت جواز کا عذر موجود تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص347

محدث فتویٰ